ضدی

عصمت نے ناول نگاری کا آغاز "ضدی" (۱۹۴۱ء) سے کیا۔ یہ ایک فلمی انداز کی رومانی کہانی ہے، جس میں محبت کی روایتی داستان بیان کی گئی ہے۔ کہانی کے ہیرو پورن کا تعلق امیر طبقے سے ہے، جب کہ ہیروئن آشا ایک غریب لڑکی ہے۔ دونوں کی عشقیہ داستان موت کے المیہ پر ختم ہوتی ہے۔ جس کی تفصیل اس طرح ہے:

پورن، راجہ صاحب کا چھوٹا بیٹا ہے۔ آشا، راجہ صاحب کی نوکرانی کی اکلوتی نواسی ہے۔ نوکرانی مرتے وقت آشا کو راجہ صاحب کی سرپرستی میں دے دیتی ہے۔ وہ خاندان کے

Scanned with CamScanner

الزام اپنے بھائی پر رکھ دیتا ہے۔

”تم نے یوں میرے ہاتھ پیر کاٹ دیئے بھیا، تم میرے ہمیشہ سے دشمن ہو۔ میں مر جاؤں تو خوش ہونا۔ ساری جائداد کے مالک تو ہو گے۔“

اس حادثے کے بعد پورن کی شوخی اور چنچلتا ختم ہو جاتی ہے۔ وہ اداس اور مضمحل ہو جاتا ہے۔ کچھ عرصے بعد بھابی کی ضد، ماں کی ممتا اور باپ کی ضعیفی سب مل کر پورن کو مجبور کر دیتے ہیں۔ وہ شادی کے لیے آمادہ ہو جاتا ہے۔ لیکن زندگی کے اس موڑ پر جب آشا کو زندہ پالیتا ہے تو پھر بغاوت پر تل جاتا ہے۔ لیکن اڑنے سے پہلے ہی اس کے پر کاٹ دیئے گئے۔ آشا دوبارہ غائب کر لی گئی تو یہ لمحہ بھر کی خوشی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اندھیروں میں ڈوب گئی۔ گھر آنے کے بعد اس کے رویے میں انقلاب انگیز تبدیلی آگئی۔ اب وہ کسی سے بولتا نہ تھا اور نہ ہی لڑتا تھا۔ ہاں طنز ضرور کرتا تھا۔ اس کی رگ رگ میں زہر کی تلخی گھل گئی۔ اس نے زندگی کی ساری آسائشوں سے منہ موڑ لیا۔ بیوی اس کے لیے ایک فضول شے تھی۔ جب وہ میش میں دلچسپی لینے لگتی ہے تو وہ سب کچھ دیکھ کر بھی مطمئن نظر آتا ہے۔ شاید اس کے جذبہ انتقام کو تسکین ملتی ہے۔ جب اس کا بھائی اس جانب اس کی توجہ مبذول کراتا ہے تو وہ کہتا ہے:

”سنو بھیا، وہ پریم کرتی ہے، یہی نا۔ کرنے دو اسے، تم نے کبھی پریم نہیں کیا۔ تم نے کبھی ایسے پریم نہیں کیا کہ تم اس میں بھسم ہو گئے ہو۔ کیا میں روکوں؟ نہیں بھیا میں اسے پریم نہیں دے سکتا تو پھر پریم کی بھیک کسی دوسرے سے مانگتی ہے تو کیسے روکوں؟“

لیکن پورن کے انتقام کا یہ انداز جس قدر انوکھا اور دلچسپ ہے، اسی قدر غیر فطری بھی ہو سکتا ہے، جیسے محبت کی ناکامی نے اس میں خود اذیتی کی کیفیت پیدا کر دی ہو۔ شانتا کو میش کے ساتھ محبت کی پینگیں بڑھاتی دیکھ کو وہ خود اپنے آپ، اپنے خاندان اور معاشرے سے جیسے انتقام لے رہا ہو۔

اس ناول کے سارے کردار سپاٹ ہیں، لیکن پورن کے کردار میں اس بات کا امکان تھا کہ اس صورت حال سے جس میں وہ مبتلا ہوتا ہے عصمت فائدہ اٹھائیں گی، لیکن ایسا نہیں ہوتا۔ پورن کی زندگی اور اس کے رویے میں اچانک جو تبدیلی پیدا ہوتی ہے وہ اپنے لیے آشا کی محبت کا آئیڈیل جواز تو رکھتی ہے، لیکن پورن جس طرح اپنی بیوی کو کچل [illegible] ہے

REDMI NOTE 5 PRO
MI DUAL CAMERA

Scanned with CamScanner

وہ غیر اطمینان بخش ہے۔ غالباً عصمت اس کے ذریعے اس اعلیٰ طبقے سے انتقام لینا چاہتی ہیں اور اس انتقام کو بھیانک بنانے کے لیے پورن کی بھی شریک کر لیتی ہیں کہ سب کچھ پورن کو آنکھوں کے سامنے ہوتا ہے لیکن وہ خاموش رہتا ہے۔ اس طرح یہ کہانی ایک جذباتی اور غیر منطقی انجام تک پہنچتی ہے، جس میں عصمت نے متعدد جگہ محض میلوں ڈرامائی اتفاقات کا سہارا لیا ہے۔ مثلاً شادی کے منڈپ میں آگ لگ جانا، پورن کی بہن کے گھر آشا کی موجودگی جب کہ پورن کی شادی اس گھر میں ہو رہی ہے، دوراز عقل ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ واقعات کے فطری ارتقاء کی بجائے فن کار نے ایک سوچے سمجھے پلان کے تحت ان واقعات کو بنا ہے، تاکہ وہ اپنی مرضی کے مطابق آگے بڑھ سکے۔ یہ واقعات غیر منطقی انداز میں ہمارے سامنے آتے ہیں۔

عصمت کے اس ناول کو عام طور سے لوگوں نے ماخذ قرار دیا ہے۔ اس سلسلے میں مختلف رایوں کو اظہار کیا گیا ہے۔ پروفیسر عبدالسلام کو پورن کے کردار میں "دورنگ ہائیٹس" کا "ہیتھ کلف" نظر آتا ہے تو شانتا کے کردار میں "لارینس" کی "لیڈی چڑلے" کی جھلک نظر آتی ہے۔ کچھ لوگوں نے اسے ترکی ناولٹ "ہاجرہ" سے ماخوذ قرار دیا ہے، جس کا ترجمہ انگریزی سے محمد حسین رامپوری نے اردو میں کیا تھا۔

لیکن پورن کے انتقامی رویے کے علاوہ ناول میں کوئی شے انوکھی نہیں ہے۔ ان کے کرداروں کی اپنے مخصوص حالات میں جو خصوصیات ابھر کر سامنے آتی ہیں وہ بہت حد تک روایتی ہیں، جو دوسرے ناولوں کے مطالعے اور اس قسم کے واقعات کے مشاہدے کا نتیجہ بھی ہو سکتی ہیں۔ خود عصمت چغتائی اس ناول کے بارے میں کہتی ہیں:

> "اس ناول کی کہانی بڑی دلچسپ ہے۔ وہ ناول میں نے چار پانچ لڑکیوں کے ساتھ مل کر لکھا تھا۔ پہلے نوٹس لکھے، انھیں ڈسکس کیا۔ ہم اس زمانے میں "اپنا کرینیا" "دیوداس" اور ایک کتاب سے متاثر ہوئے تھے۔ سوچا لاؤ فلم کے لیے اک کہانی لکھیں اور پیسہ کمائیں۔ ہم پانچ لڑکیوں نے جن میں میری دوست اور کزن شامل تھیں وہ کہانی بنائی اور محسن عبداللہ کو جو اس زمانے میں بمبئی ٹاکیز میں نوکر تھے روانہ کر دی۔ انہیں کہانی ناپسند ہوئی۔ تب ہم نے شاہد احمد دہلوی کو لکھا۔ انہوں نے کہانی کو ناول کی شکل میں لکھنے کا مشورہ دیا۔ چنانچہ میں نے تین چار دن کے اندر اسے ناول کی شکل میں لکھ دیا، جس کے جملہ حقوق کے عوض

REDMI NOTE 6 PRO
MI DUAL CAMERA
Scanned with CamScanner

دوسرے افراد کے ساتھ راجہ صاحب کے گھر میں پروان چڑھتی ہے۔ پورن شروع سے ہی آشا میں دلچسپی لیتا ہے اور ایک دن آتا ہے کہ پورن آشا کے ساتھ شادی کرنے کا ارادہ کرتا ہے۔ آشا کے خاندان کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ ممکن نہیں کہ پورن کے گھر والے اس خبر کو مسرت کے ساتھ سنیں اور قبول کر لیں۔ پہلے تو اس خبر کو سنجیدگی سے نہیں لیا جاتا لیکن جب گھر والوں کو یہ اندازہ ہو جاتا ہے کہ معاملہ سنگین ہے تو یہ لوگ آشا کو پورن کی بڑی بہن کی سسرال میں بھیج دیتے ہیں' لیکن پورن سے یہ بات راز رکھی جاتی ہے۔ کچھ دنوں کے بعد آشا کے گاؤں میں طاعون کی وبا پھیلتی ہے جس میں بہت سارے لوگ مرتے ہیں۔ وبا کا بہانہ لے کر پورن کے گھر والے یہ مشہور کر دیتے ہیں کہ آشا طاعون میں مر گئی' تاکہ پورن کے دل سے آشا کی محبت اور اس کی یاد رفتہ رفتہ ختم ہو جائے۔ آشا کی موت کی خبر سن کر پورن کی شوخی و شرارت اداسی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ ایک عرصہ گزرنے کے بعد پورن کی شادی اس کی بہن کی نند شانتا سے طے کر دی جاتی ہے۔ شادی کے دن جب پھیرے کی رسم ادا ہو چکتی ہے تو عین اسی منڈپ میں بجلی کے ذریعے آگ لگ جاتی ہے۔ پورن اپنی بیوی کو بچانے کی کوشش میں اسے لے کر بھاگتا ہے کہ اچانک اس کی نظر آشا پر پڑتی ہے۔ پہلے تو اسے یقین ہی نہیں آتا کہ یہ آشا ہے یا اس کی روح۔ اس لیے کہ آشا تو پورن کے لیے عرصہ پہلے مر چکی تھی۔ پورن اپنی بیوی کو چھوڑ کر آشا کے ساتھ بھاگ نکلنے کی کوشش کرتا ہے کہ اس کے گھر والے آشا کو دوبارہ وہاں سے غائب کر دیتے ہیں۔ بچار و ناچار پورن اپنی نئی دلہن کے ساتھ اپنے گھر آتا ہے۔ لیکن وہ اس دوران قطعی بدل چکا ہے۔ اب وہ سیہ گرہ کی پالیسی پر عمل شروع کر دیتا ہے۔ وہ گھر والوں سے اور خود اپنے آپ سے بے پرواہ ہو جاتا ہے۔ اس کی صحت دنوں دن گرنے لگتی ہے۔ وہ اپنی بیوی سے لاتعلق رہتا ہے۔ شانتا اپنے شوہر کے ایک دوست مہیش سے آشنائی بڑھا لیتی ہے اور موقع پا کر اس کے ساتھ بھاگ جاتی ہے۔ پورن اس پورے واقعے سے واقف ہوتا ہے لیکن خاموشی سے دیکھتا رہتا ہے۔ پورن کے مرنے کا وقت قریب آن پہنچتا ہے۔ گھر والوں کے لیے اب آخری امید یہی ہوتی ہے کہ شاید آشا کے آ جانے سے پورن سنبھل جائے۔ آشا بلائی جاتی ہے لیکن اس وقت کہ جب پورن اپنی آخری سانسیں گن رہا ہوتا ہے۔ آشا سے ملنے کے بعد پورن کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ بالآخر آشا بھی پورن کے ساتھ جل مرتی ہے۔

جس دور میں یہ ناول لکھا گیا اس دور میں اردو ادب میں حقیقت گاری زوروں پر تھی۔

REDMI NOTE 6 PRO
MI DUAL CAMERA

Scanned with CamScanner

واقعات کے تانے بانے خواہ رومانی کیوں نہ ہوں لیکن پیش کش میں اس بات کا خیال رکھا جاتا تھا کہ ادب میں دو طبقوں کی کش مکش کو پیش کیا جائے۔ ناول پڑھتے ہوئے شروع میں بظاہر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ عصمت بھی اس طبقاتی کش مکش کو پیش کرنے والی ہیں، لیکن چند صفحات کے بعد ہی یہ اندازہ ہوتا ہے کہ یہ ایک ہلکا پھلکا رومانی ناول ہے، جس میں دو طبقے کو محبت کی دنیا میں یکجا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ جب یہ دونوں خاندانی روایت کے سب یکجا نہیں ہو پاتے تو بلاآخر محبت پر قربان ہو جاتے ہیں۔ محبت کا یہ ایک افلاطونی تصور ہے جسے عصمت نے اس ناول کا موضوع بنایا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ اس موضوع کو پیش کرتے ہوئے جابجا معاشرے اور خاندان کی فرسودہ روایات پر طنز اور "طبقاتی تقسیم کی موجودگی کا احساس" ملتا ہے کہ محبت کی ناکامی کے اسباب دراصل یہی عاصر ہیں۔

"ضدی" موضوع اور فن دونوں اعتبار سے اہم کارنامہ نہیں ہے۔ موضوع کے اعتبار سے یہ کمرشل ٹائپ کا ناول ہے۔ جو چیز اسے دلچسپ بناتی ہے وہ کسی حد تک پورن کا کردار اور پھر عصمت کا مخصوص انداز بیان ہے۔

ناول کے شروع کے حصے میں پورن اپنی ظرافت طبع اور شوخی کی وجہ سے قارئین کی دلچسپی کا سبب بنتا ہے۔ اس کی شوخی گھر کے ماحول کو خوشگوار بناتی ہے۔ وہ آشا سے محبت کرتا ہے۔ آشا سے اظہار محبت کے بعد اس کی شوخی کا رنگ کچھ اور گہرا ہو جاتا ہے۔ جب گھر والوں پر اس کی محبت ظاہر ہو جاتی ہے تو وہ نہایت بے باکی سے اپنے ارادے کا اظہار کرتا ہے اور رومانی ہیرو کی طرح اعلان کرتا ہے کہ وہ سماج کے ہر رسم و رواج اور اپنے باپ کی دولت کو ٹھکرا دے گا۔ جب چمکی (گھر کی نوکرانی) اسے آشا سے باتیں کرتے ہوئے چھپ کر دیکھتی ہے تو پورن کہتا ہے:

"چمکی تو کیا کوئی بھی آ جائے، مجھے کسی کی پرواہ نہیں۔ دنیا آجائے اور دیکھ لے کہ میں آشا سے پریم کرتا ہوں، مجھے کسی کا ڈر نہیں۔"

یہاں پورن اس دور کے نئے تعلیم یافتہ اور جذباتی نوجوانوں کا نمائندہ ہے جو سماج کی فرسودہ روایات سے نفرت تو کرتا ہے، ٹکراتا بھی ہے لیکن شکست نہیں دے پاتا۔ اس لیے جب افسردہ ہوتا ہے تو خود اپنے آپ سے انتقام لینے لگتا ہے۔

جب آشا ایک دن غائب کر دی جاتی ہے تو یہ جذباتی نوجوان غم و غصے میں پاگل سا ہو جاتا ہے۔ اسے اپنا بڑا بھائی اور تمام گھر والے دشمن نظر آتے ہیں۔ غصے کے عالم میں وہ سارا

REDMI NOTE 6 PRO
MI DUAL CAMERA

Scanned with CamScanner